رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند عـہ

قیمت ششماہی بیرون ہند للعـہ

نمبر ۱۸۸	مطابق ۱۲۔ جون سنہ ۱۹۳۵ء	یوم چہار شنبہ	مورخہ ۱۰۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱۔ جون۔ پالم پور سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

پنجاب کونسل کے ووٹروں کے لئے معلومات بہم پہنچانے کا کام قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو مقامی اور بیرونی اصحاب کے لئے نظارت امور عامہ کے زیر انتظام نہایت ضروری معلومات بہم پہنچا رہے ہیں احباب کو اس بارے میں پوری سرگرمی سے ان کا تعاون کرنا چاہیئے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو نوشہرہ ضلع سیالکوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک بدی سے پرہیز کرو۔ تا پکڑے نہ جاؤ

فرمایا "اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو۔ کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے۔ اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے۔ وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں۔ اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے۔ اور باز نہیں آتا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ دیکھو۔ آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے۔ اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھیرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے۔ اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے۔ تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے۔ جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا۔ تب بھی رحم کیا جائیگا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا" (اشتہار ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء)

غیر مبایعین اور احراریوں کی فتنہ انگیزی کا نتیجہ

جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری پر ایک احراری کا پستول سے قاتلانہ حملہ

قاضی صاحب بفضل خدا بال بال بچ گئے۔ اور قاتل گرفتار کر لیا گیا

پشاور ۱۰ رجون۔ سید نذر عباس صاحب بخاری حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔ ایک احراری والنٹیر عبد العزیز نامی نے جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر جب کہ وہ ۹ رجون کو قصہ خوانی بازار میں سے گزر رہے تھے۔ پستول سے قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن خدا کے فضل سے قاضی صاحب بال بال بچ گئے۔ کیونکہ گولی پستول کے اندر ٹیڑھی ہو گئی۔ حملہ آور کو محمد عجب خان صاحب اور میاں محمد یوسف صاحب احمدی نے گرفتار کر لیا۔ اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ پولیس نے رسی بور کی دس گولیاں اور اس سے برآمد کیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ حملہ آور نے پہلے تو پولیس کے محرروں کے سامنے اس بات کا اعتراف کر لیا۔ کہ پستول اسی کا ہے۔ اور اس نے فائر کیا ہے۔ مگر بعد میں اپنا بیان بدل لیا۔ بعض اور احراری بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ اور حملہ آور کے ساتھ تھانہ میں جا گھسے۔ لیکن پولیس نے انہیں باہر نکال دیا۔ پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے بالکل جھوٹی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ فرنٹیر گورنمنٹ اس حملہ کی تہ میں کام کرنے والی سازش کا سراغ لگانے کی پوری پوری کوشش کرے گی۔ اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔ ورنہ اقلیت پر احراری اور ان کے مددگار ہر قسم کا ظلم و ستم کرنے سے باز نہ آئیں گے۔ امید ہے کہ ضلع کے ذمہ وار افسر ضروری قانونی کارروائی کریں گے نیز شر انگیز و بے بنیاد پروپیگنڈا کا بھی انسداد کریں گے ؂

الحمد للہ خدا تعالیٰ نے جناب قاضی صاحب کو شقی القلب قاتل کے حملہ سے محفوظ رکھا۔ جن حالات میں یہ حملہ کیا گیا ہے۔ ادھر ہم کی طرف ہم نے ذمہ دار حکام کو توجہ دلانے کی کئی بار کوشش کی۔ ان کے متعلق تفصیلی طور پر اگلے پرچہ میں لکھیں گے۔ فی الحال صوبہ سرحد کی حکومت سے ہم صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ احراریوں اور غیر مبایعین کے جس جھوٹے اور فتنہ انگیز پروپیگنڈا کے انسداد کے لئے ہم اس سے درخواست کرتے رہے ہیں۔ اس کے بد اثرات کے متعلق کیا اب بھی اسے کسی قسم کا شک و شبہ باقی ہے۔ اور کیا اب بھی وہ اس بارے میں اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ نہ ہو گی۔ حملہ آور کو جو دوسروں کا آلۂ کار معلوم ہوتا ہے۔ اور جس نے کسی خاص منصوبہ کے ماتحت حملہ کیا۔ محض اس لئے انتہائی رنگ میں قانون شکنی کی جرأت ہوئی۔ کہ ذمہ وار حکام نے اس شورش اور اشتعال کو دور کرنے میں تساہل سے کام لیا۔ جو بلا وجہ اور بلا ثبوت احمدیوں کے خلاف عموماً اور قاضی محمد یوسف صاحب کے خلاف خصوصاً پیدا کیا گیا۔ اب جبکہ فتنہ انتہائی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ذمہ وار حکام اس کی طرف ضرور توجہ کریں گے ؂

محکمہ ہائیڈرو الیکٹرک کے متعلق ضروری قرارداد

قادیان ۱۱ رجون۔ گذشتہ رات لوکل جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ عام میں جس میں کئی ہزار لوگ جمع تھے۔ حسب ذیل قرارداد اتفاق رائے سے پاس کی گئی۔ جماعت احمدیہ قادیان کا یہ اجلاس عام ہائیڈرو الیکٹرک کے اعلیٰ افسروں کی خدمت میں گزارش کرتا ہے۔ کہ وہ قادیان میں بجلی کے متعلق تمام وہ رعائتیں جو دوسری کمپنیاں دیتی یا وہ خود دوسرے شہروں میں دیتے ہیں اہل قادیان کو بھی دیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ بجلی سے فائدہ اٹھا سکیں ؂

خاکسار جنرل سکرٹری لوکل کمیٹی قادیان

مبارک باد

۹ رجون کو نیشنل لیگ گجرات کا ایک اہم اجلاس بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

نیشنل لیگ گجرات کا یہ جلسہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو "سر" خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب کو "نواب" اور خانصاحب چوہدری نعمت خان صاحب کو خان بہادر اور ملک مولا بخش صاحب گورالی کو "خانصاحب" کا خطاب ملنے پر انتہائی مسرت و انبساط کا اظہار کرتا ہوا ان سب حضرات کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں قوم و ملک کیلئے مفید اور بابرکت وجود ثابت کرے ؂ (بشیر احمد صادق بی۔ اے)

زلزلۂ کوئٹہ کے حالات اور جماعت احمدیہ کا فرض

قادیان ۱۱ رجون۔ کل بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بابو احمد جان صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے جو حال ہی میں کوئٹہ سے مع بال و بچہ بخیریت پہنچے ہیں۔ زلزلہ کی وجہ سے رونما ہونے والی تباہی کے چشم دید نہایت ہی دردناک حالات سنائے۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کا قہر کیسے غضبناک رنگ میں نازل ہوا۔ اور کس طرح قیامت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ باوجود سخت گرمی کے بہت بڑا مجمع موجود تھا۔ آخر میں آپ نے احمدی احباب کو اس فرض کی طرف توجہ دلائی۔ جو موجودہ حالات میں ان پر عائد ہوتا ہے اور تبلیغ احمدیت پر خاص طور سے زور دینے کی استدعا کی آخر میں جناب صدر نے قرآن کریم اور انجیل کی پیشگوئیوں کی بناء پر ثابت کیا۔ کہ اس کثرت سے اور اس شدت کیساتھ زلزلوں کا آنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ کی علامت ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بار بار ساری دنیا کو اور خاص کر ہندوستان کو بہت عرصہ قبل بتا دیا تھا۔ کہ اگر انہوں نے اپنے اندر تبدیلی نہ پیدا کی۔ تو سخت تباہی کا مونہہ دیکھیں گے چنانچہ وہ وقت آگیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہر احمدی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا پیغام پہنچا کر جسقدر زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا کو آنے والی ہلاکتوں سے بچانے کی کوشش کر سکے۔ کرے ؂ آخر میں آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ ایک تبلیغی ٹریکٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

۲۶ مئی کے جلسہ میں حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

احرار اور منافقین کے مقابلہ میں ہم ہرگز کوئی کمزوری نہیں دکھائیں گے

حکام کے ہاتھوں سلسلہ کی بے عزتی قطعاً گوارا نہیں کی جائیگی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

کوئی

تین ماہ کا عرصہ

گزرا - میں ایک سفر پر جا رہا تھا - کہ میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا - کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں - وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں - اس کے ساتھ ہی مجھے یہ خیال آیا - کہ اس کے لئے پہلا دن اگر وہ دن ہو - جس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تھے - تو یہ گویا

ہمارے عہدوں کی تجدید

کا نہایت لطیف موقعہ ہوگا - لیکن مشکل یہ ہے کہ ہندوستان میں جلسے اچھی طرح صرف اتوار کے روز ہی ہو سکتے ہیں - اور دوسرے دنوں میں بوجہ تعطیل نہ ہونے کے عمدگی سے نہیں ہو سکتے - اس وقت سواری میں میرے ساتھ برادرم سید محمود اللہ شاہ صاحب تھے میں نے انہیں کہا - کہ حساب لگاؤ - ۲۶ مئی کو کونسا دن ہوگا - میرا دل کہتا ہے - کہ اتوار ہی ہوگا - انہوں نے حساب لگایا - تو حساب میں کوئی غلطی ہو گئی - اور انہوں نے کہا - کہ نہیں یہ دن اتوار کا نہیں ہوگا - مگر میں نے کہا - کہ نہیں - پھر حساب لگائیں - میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ وہ دن ضرور اتوار کا ہوگا - چنانچہ پھر جب انہوں نے حساب لگایا - تو

۲۶ مئی کو اتوار

ہی تھا - اور تحریک کے اعلان کے چھ ماہ بعد پہلا اتوار کا دن آتا تھا - پس میں نے سمجھا کہ یہ خیال

الٰہی تصرف کے ماتحت

تھا - اور اللہ تعالےٰ نے بغیر اس کے کہ ہم کسی بدعت کے مرتکب ہوں - یا ایسی رسم کے مرتکب ہوں - جس کی مذہب اجازت نہیں دیتا ہم کو یہ موقعہ دیا ہے - اور وہ چاہتا ہے - کہ ہم اس دن جس دن کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پاس بلا لیا اور آپ کے کام کا بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا - ہم سے اس اقرار کی تجدید کرائے - کہ دنیا مخالفتوں - عداوتوں اور عناد میں خواہ کتنی بڑھ جائے - ایک سچا احمدی اپنا فرض سمجھیگا کہ ہر قربانی کر کے اس مقصد کو پورا کرے - جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے - ہم اس دن کو نہیں بھول سکتے - جو

ہماری خوشیوں کا آخری دن

تھا جس سے پہلے دن کی شام تک ہم یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے - کہ رنج و غم کا کوئی دن بھی ہم پر آ سکتا ہے - جس دن جب ہم نے عشاء کی نماز پڑھی - تو ہمارے دل خوش تھے - کہ خدا تعالےٰ کا تازہ کلام سننے کا ہمیں ہر صبح موقعہ ملتا ہے جس کی ہدایت میں ہم آگے قدم اٹھاتے ہیں جس دن کہ ہم رات کو جب سوئے تو دنیا ہمارے لئے ابتدائے آفرینش کا منظر پیش کرتی تھی - لیکن جب جاگے - تو

قیامت کا منظر

ہمارے سامنے تھا - خدا کا مسیح اس صورت میں ہم سے جدا ہوا - کہ ہم رات کو یہ خوشی اپنے قلوب میں لے کر سوئے تھے - کہ صبح خدا کا تازہ کلام سنینگے - لیکن صبح نے ہمیں یہ پیغام دیا - کہ وہ پیغام جس کے سننے کے لئے تیرہ سو سال سے بڑے بڑے بزرگ تشنہ چلے آتے تھے - اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا - وہ ۲۶ مئی کا ہی دن تھا کہ جس دن دنیا کی لذتیں

ہمارے لئے کوفت کا موجب

بن گئیں - جس دن کہ ہم میں سے ہر ایک حسّان بن کر مثیل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہہ رہا تھا کہ ؎

كنت السواد لناظري
فعمي عليك الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

تو میری آنکھوں کی پتلی تھا - اور آج میری آنکھوں کی بینائی جاتی رہی - اب تیرے بعد جو چاہے مرے - مجھے تو صرف تیری ہی موت کا خطرہ تھا -

آج وہی تاریخ - اور وہی مہینہ ہے اور یہ دن ہمیں ان

مقدس فرائض کی یاد

دلاتا ہے - جن کا پورا کرنا انسان کو قرب الٰہی کے بہترین مقام پر پہونچا دیتا ہے - اور ہمارے دلوں میں پھر ایک امنگ پیدا کرتا ہے - اور ہر احمدی اس آواز کو جس نے بتایا تھا - کہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے ترقیات کے جو وعدے ہیں - اور

قدرت ثانیہ کا ظہور

میرے بعد ہوگا - آج بھی سن رہا ہے - حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح حضرت مسیح ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی پیغام دیا تھا کہ تمہارے لئے ترقیات کے جو وعدے ہیں وہ زیادہ تر میرے بعد پورے ہوں گے اور ان وجودوں کے ذریعہ پورے ہونگے جنہیں اللہ تعالےٰ

قدرت ثانیہ کا مظہر

قرار دے گا - پس ہر احمدی پر جو منافق نہیں یہ دن نہیں گزر سکتا - جب تک اسے اس کی ذمہ داری یاد نہ دلا دے - اور یہ آواز اس کے کانوں میں نہ گونجے - کہ اسلام کی ترقی چاہتی ہے - کہ میں تم سے جدا ہو جاؤں - اور خدمت اسلام کا کام تمہارے کندھوں پر پڑے - جس دن یہ اعلان شائع ہوا - اس پر آج ۲۹ برس گزر چکے ہیں - اور جس وقت یہ وعدہ پورا ہونا شروع ہوا - اس پر بھی ۲۷ سال گزر چکے ہیں اس عرصہ میں ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کیا - اس کا جواب وہ ترقی نہیں - جو اس عرصہ میں سلسلہ کو حاصل ہوئی - اس لئے کہ یہ

محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے

ہوئی۔ ہم میں سے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ سلسلہ کا پھیلنا میری وجہ سے ہے۔ اور اسے جو عظمت حاصل ہوئی ہے۔ وہ میری تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ سلسلہ احمدیہ کو مجموعی لحاظ سے جو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے ہوئی ہے۔ اور اس میں کسی بندہ کا کوئی دخل نہیں۔ پس اس

سوال کا جواب

ہم میں سے ہر شخص کا دل ہی دے سکتا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ اپنے دل سے پوچھے سلسلہ کی اس ترقی میں اس کا کتنا دخل ہے۔ اور اس پیشگوئی کو پورا کرنے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے اس نے کیا کوشش کی ہے۔ اگر تو اس کے

دل کا جواب

خوشکن ہو۔ تو وہ خوش ہو جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس نے مال و جان قربان کردینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا ہو رہا ہے۔ لیکن اگر اس کا دل خوشکن جواب نہ دے۔ اور اسے شرمندہ کرے۔ کہ اس عرصہ میں اسے خدمت دین کا موقعہ نہیں ملا۔ تو اس کے لئے حسرت ہے۔ کاش ایسا انسان پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ اور دنیا کی زندگی اسے حاصل نہ ہوئی ہوتی۔ کچھ اوقات اس دوران میں ایسے بھی آئے ہیں۔ جو نہایت خطرناک تھے۔ اور جن میں

خصوصیت سے جماعت کا امتحان

لیا گیا ہے۔ اور باوجود اس اقرار کے کہ ہم میں کمزوریاں ہیں۔ اور کہ ابھی ہمیں بہت سی مزید قربانیوں کی ضرورت ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان امتحانوں میں اکثر دوست کامیاب ہوئے ہیں۔

ایک ابتلاء

تو اس وقت آیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ اس وقت کئی لوگ کہتے پھرتے تھے۔ کہ وہ وعدے کہاں گئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے تھے۔ ابھی تو جماعت

ابتدائی حالت میں

ہے۔ اور خدا کا مسیح ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ چہرے میں نے اپنے آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ جن پر سے اس دن نور اڑ گیا۔ اور رونق کافور ہو گئی۔ ان پر افسردگی کے بادل چھا گئے۔ ان کے ہونٹ خشک تھے۔ اور وہ گھبراہٹ میں یہ سوال کرتے تھے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ میرے کان ان آوازوں کو اب بھی سن رہے ہیں۔ غیر احمدیوں کی نہیں بلکہ احمدیوں کی آوازوں کو جو ایک دوسرے سے کہتے پھرتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے کیا ہوئے۔ اور وہ پیشگوئیاں کہاں گئیں۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمنوا ہو کر

گھبراہٹ کا اظہار

الفاظ میں کرتے تھے۔ لیکن اس خطرناک ابتلاء کے باوجود اکثر حصہ محفوظ رہا۔ اور وہ طوفان جو معلوم ہوتا تھا۔ کہ دنیا کو بہا کر لے جائے گا۔ اور جو اس زور سے حملہ آور ہوا تھا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کے آگے زمین ایک چھلکے کی طرح ٹوٹ جائے گی۔ جب قریب آیا۔ تو اس میں

صبح کی ٹھنڈی ہوا

سے زیادہ کوئی شدت نہ تھی۔ اور جماعت کے دلوں کو اللہ تعالےٰ نے بالکل محفوظ رکھا۔ اور وہ اس امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ پھر جماعت پر اس وقت ابتلا آیا جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد

پیغامی فتنہ

اٹھا۔ اور جماعت کے اعلیٰ کارکن علیحدہ ہو گئے۔ خزانہ خالی تھا۔ اور جماعت کا بیشتر حصہ ان کے ساتھ تھا۔ اس وقت بھی اکثر لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اب یہ کام کس طرح چلے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس مایوسی کی حالت کو دیکھ کر مجھے بتایا۔ کہ

خدا تعالےٰ کے کام کو کوئی نہیں روک سکتا

اور جو مقابل پر کھڑے تھے۔ ان کے متعلق بتایا۔ کہ لیمزقنھم۔ یعنی ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ اور کامیابی انہیں حاصل ہوگی۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ میں نے اسی وقت اس اعلان کو شائع کر دیا۔ ان لوگوں نے اسے پڑھا اور دیکھا اور مسکرائے اور سر ہلا کر کہا ہم یہاں سے جاتے ہیں۔ مگر اسی زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جہاں اس وقت جلسہ ہو رہا ہے کہا کہ دس سال کے عرصہ میں اس جگہ پر

عیسائیوں کا قبضہ

ہوگا۔ لیکن اب دس نہیں بیس بلکہ اکیس سال گذر چکے ہیں۔ اور ۱۴ مارچ سے ۲۲واں سال شروع ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں مسلمانوں کا ہی قبضہ ہے۔ بلکہ یہ قبضہ بڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اگرچہ دشمن کا یہ اعتراض صحیح نہیں۔ اور محض ہمیں بدنام کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ لیکن وہ کہہ ضرور رہا ہے۔ کہ قادیان میں

حکومت کے اندر ایک اور حکومت

ہے۔ بلکہ یہاں تک کہہ رہا ہے۔ کہ یہاں حکومت برطانیہ کی نہیں بلکہ احمدیوں کی ہے۔ آج سے اکیس سال پہلے مخالف میرے متعلق کہتے تھے۔ کہ یہ بچہ ہے۔ یہ کام کیا کر سکتا ہے۔ دس سال میں یہاں عیسائی مشنریوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ لیکن آج مخالف یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہاں عیسائی حکومت ہے ہی نہیں۔ بلکہ احمدیوں کی حکومت ہو گئی ہے۔ گو ان کا یہ بیان درست نہیں ہم حکومت کے فرمانبردار ہیں۔ لیکن اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ دشمن بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اب

پہلے سے زیادہ مضبوط

ہو گئے ہیں۔ آج کوئی جائے۔ اور اس دوست سے جا کر کہے جس نے اس میدان اور اس خطہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ یہاں عیسائی مشنریوں کا قبضہ ہو جائیگا کہ بندۂ خدا اب تو احراری بھی کہتے ہیں۔ کہ قادیان میں احمدیوں کی حکومت ہے۔ گویا اس سے زیادہ یہاں احمدیوں کا قبضہ ہے۔ جو ۱۹۱۴ء میں تھا۔ یہ

کتنا زبردست نشان

ہے اس امر کا کہ خدا کے کام کو کون روک سکتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام کہ لیمزقنھم اور ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کس طرح حرف بحرف پورا ہوا ہے۔ یہ وہ کلام تھا۔ جو خدا نے مجھ سے کیا۔ اور میں نے اسی وقت اسے شائع کر دیا۔ اور آج بچہ بچہ اسے

اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا

دیکھ رہا ہے۔ کون ہے جو ایسے مخالف حالات میں یہ پیشگوئیاں کر سکتا ہے۔ اور مخالفوں نے مخالفت کے طوفان اٹھا کر یہ ثابت کر دیا۔ کہ یہ باتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تھیں۔ بہر حال وہ طوفان آیا۔ اور چلا گیا۔ اور اب ایک سال سے ایک اور طوفان اٹھا ہوا ہے۔ کچھ مخالف اس ارادہ سے کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو کچل دیا جائے۔ ان کی یہ امیدیں

مجانین کے خیالات

سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کا یہ حکم نہ ہوتا کہ مخالف کے مقابلہ میں تدبیر سے کام لو۔ تو میں ان سے صاف کہہ دیتا۔ کہ جاؤ اور اپنا پورا زور لگا لو میں تمہارے مقابلہ میں ایک قدم بھی اٹھانا نہیں چاہتا۔ لیکن ہمارے رب نے ان فتنوں میں ہماری آزمائش رکھی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ گو فتح میری طرف سے ہی ہوگی۔ لیکن ہوگی انسانی کوشش کے نتیجہ میں

پس اس قانون کے رو سے ہم مجبور ہیں کہ مقابلہ کریں۔ اور سلسلہ کی خاطر

اپنے نفوس اور اپنی جانیں اور اپنے اموال

سب کچھ قربان کر دیں۔ دشمن سے بڑھکر اپنے اندر فدائیت پیدا کریں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ہمارے ایمانوں کا برتن چکنا چور ہو جائیگا۔

قریباً ۷ ماہ سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا۔ کہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی رات کو ایک مجسٹریٹ میرے پاس آیا۔ اور ایک پروانہ لایا۔ کہ احراری یہاں جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقعہ پر آپ باہر سے اپنے کچھ آدمی بلانا چاہتے ہیں۔ حکومت اپنے اختیارات کے رو سے حکم دیتی ہے۔ کہ اس حکم نامہ کو منسوخ کر دو۔ اور اس موقعہ پر باہر سے کسی کو نہ بلاؤ۔ نہ کسی کی دعوت کرو اور نہ اپنے گھروں پر کسی کو ٹھہراؤ۔ یہ

ناپسندیدہ ناراستا واجب اور خلاف قانون حکم

ایسے موقعہ پر دیا گیا۔ جب اس کی ضرورت نہ تھی۔ اور اسے دیا گیا جس نے کوئی خط نہ لکھا تھا۔ اور ایسی حالت میں دیا گیا۔ کہ حکومت کے منشا کو پورا کرنے کیلئے جس نے یہ حکم دیا تھا۔ وہ خود ہی اسے منسوخ کر چکا تھا۔ اور ایسے ہاتھوں میں سے ہو کر آیا۔ جنہیں معلوم تھا۔ کہ وہ دعوت نامہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ بات کھولدی۔ کہ کسی انسان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ اور کہ جن کی جانیں بچانے کیلئے ہم اپنی جانیں پچاس سال تک قربان کرتے رہے

جن کی عزتیں بچانے کے لئے ہم پچاس سال تک اپنی عزتیں قربان کرتے رہے ان پر بھی ہمارا اعتماد کرنا سخت غلطی ہے۔ لوگ روشنی میں دیکھتے ہیں۔ مگر مجھے خدا تعالٰے نے ۱۷ اکتوبر کی رات کو یہ حقیقت دکھا دی۔ اللہ تعالٰے نے اس رات کو ہمارے لئے نور بنا دیا۔ اور ہمارے لئے وہ رستہ کھول دیا۔ جو

ترقی اور کامیابی کا رستہ

ہے۔ یہ نوٹس گویا ایک افشائے راز تھا ان کارروائیوں کا۔ جو اندرونِ پردہ ہو رہی تھیں۔ وہ ایک قدم تھا جس نے ایک لمبی کارروائی کو ظاہر کر دیا۔ میں نے اس کا وہی جواب دیا۔ جو ایک شریف مومن کا حق ہے۔ میں نے اس پر

اظہارِ نفرت

کیا۔ اور اظہارِ نفرت کرتے ہوئے مذہبی حکم کے ماتحت فرمانبرداری کا یقین دلایا نیز جماعت کو اس بات سے آگاہ کر دیا۔ کہ وہ یہ نہ سمجھے۔ ہمارے لئے یہ امن کا زمانہ ہے۔ اور پُرامن حکومت ہے۔ اس لئے ہم فتنوں سے بچے رہیں گے۔ حکومت کے افسر بھی شریروں کے بہکانے میں آسکتے ہیں۔ آخر وہ بھی انسان ہیں۔ اور بعض اچھے اچھے شریف لوگوں کو شریر بہکا لیتے ہیں۔ اور دھوکہ دے لیتے ہیں۔ ہمیں یہ جو اطمینان تھا۔ کہ پُرامن حکومت ہے۔ اور شریف لوگوں کی حکومت ہے گو ہمارا یہ خیال صحیح تھا۔ اور میں اب بھی یہی سمجھتا ہوں۔ کہ صحیح ہے۔ مگر پھر بھی ہمارا یہ اطمینان صحیح نہ تھا۔ یہ

ایک الارم

تھا۔ وارننگ تھی۔ جو خدا تعالٰے کی طرف سے ہمیں ملی۔ اور میں اللہ تعالٰے کے فضل سے خوش ہوں۔ کہ میں نے اسے قبول کیا۔ اور جماعت کو اسے قبول کرنے کی دعوت دی۔ اور میں اس پر بھی خوش ہوں کہ اللہ تعالٰے نے جماعت کے بیشتر حصہ کو اسے قبول کرنے کی توفیق دی۔ میں نے کہا کہ یہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ اللہ اس پُرامن زمانہ میں بھی تمہارے لئے تکلیف کے سامان ہو رہے ہیں۔ پس آؤ۔ اور خدا کے لئے قربانیاں کرو۔ جماعت نے کہا کہ ہم تیار ہیں۔ اور

بیشتر حصہ نے لبیک سے جواب دیا

بے شک منافق بھی ہیں۔ مگر ان کی غلطیاں جماعت کی طرف منسوب نہیں ہو سکتیں۔ یہ فتنہ کے دن گزر گئے۔ اور اب یہ فتنہ مختلف صورتیں بدلتا ہوا۔ کچھ اور شکل اختیار کر چکا ہے۔ لیکن دوستوں کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ فتنہ ابھی گیا نہیں۔ اس نے

شکل بدل لی ہے

مگر ابھی مٹا نہیں۔ بلکہ مشکلات بڑھ گئی ہے کیونکہ اس سے پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ باوجود اس کے کہ یہ جماعت ترقی کر رہی ہے مگر بہرحال یہ مینارٹی ہے۔ اور

میجارٹی کا مقابلہ

کب کر سکتی ہے۔ مگر جب ہم نے مقابلہ کیا تو اب سمجھ چکے ہیں۔ کہ یہ جماعت آسانی سے ٹوٹنے والی نہیں ؛

ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا۔ ایک ذمہ دار افسر نے اس سے کہا۔ کہ گو یہ بات ثابت کر دی گئی ہے۔ کہ احمدی جماعت پر جو الزام لگائے جاتے تھے۔ وہ صحیح نہیں ہیں مگر یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اگر اس جماعت کو ڈرایا جائے۔ تو ڈرتی نہیں۔ بلکہ ظلم کو ناپسند کرتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک

اطاعت کا مفہوم

یہ ہے۔ کہ افسر اگر بوٹ کی ٹھوکر ماریں۔ تو انسان اسے چاٹنے لگ جائے۔ لیکن میں ایسے افسروں کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ نے

اطاعت کا یہ مفہوم

کبھی سیکھا ہی نہیں۔ جماعت احمدیہ ملک معظم اور ان کے نمائندوں کی وفادار ہے لیکن ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ وہ

خدا کا سپاہی

ہے۔ اور خدا کا سپاہی ناواجب طور پر کسی کے سامنے نہیں جھک سکتا۔ خواہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے

بہادری کا امتحان پاس

کرتا ہے۔ اور کسی سے خوف نہیں کھا سکتا۔ جس کا دل خائف ہے۔ وہ احمدی نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کبھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ کہ ناواجب سختیوں کو برداشت کرے اور پروٹسٹ نہ کرے۔ کہ یہ خلاف قانون ہیں۔ بہرحال بعض وہ افسر جن کے ارادے نیک نہ تھے۔ ان کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ ان کی کھُلی کھُلی دھمکیاں کام نہیں دے سکتیں اس لئے کوئی اور ذرائع اختیار کرنے چاہئیں چنانچہ اب انہوں نے

خفیہ کوششیں

شروع کر دی ہیں۔ ایک افسر نے ہمارے ایک دوست سے کہا۔ کہ ہم نے قادیان میں ۳۲ احمدیوں کو خرید لیا ہے۔ ہم تو حکومت کے خلاف کوئی خفیہ کارروائیاں کرتے ہی نہیں اسی واسطے ایک شریف انگریز افسر نے کہا تھا۔ کہ میں تو یہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کہ قادیان میں جاسوس رکھنے کی کوئی ضرورت ہے آپ لوگ۔ تو جو کچھ کہتے ہیں۔ علی الاعلان کہتے ہیں۔ اور پھر اسے اخباروں میں شائع کراتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص ہم میں رہ کر غور کرے۔ تو

ہماری پرائیویٹ گفتگو

زیادہ نرم ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس کے جو ہم پبلک میں کرتے ہیں۔ سٹیج پر تو ہم نے چیلنج کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مگر پرائیویٹ گفتگو میں ہمارے پُرانے تأثرات عود کر آتے ہیں۔ اور پُرانی لغات زبان پر پھر جاری ہو جاتی ہیں۔ حکومت کی طرح احرار نے بھی معلوم کر لیا ہے۔ کہ قادیان کے قریب ایک جلسہ کر کے وہ ہمیں مرعوب نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے

پھر ایک جلسہ کا اعلان

کیا ہے۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ امسال ۲۔ لاکھ آدمی آئیں گے۔ پچھلے سال ایک لاکھ کہتے تھے۔ اور ۵ ہزار آئے تھے۔ اس سال ۲۔ لاکھ کہہ رہے ہیں۔ معلوم نہیں کس قدر لوگ آتے ہیں۔ گزشتہ جلسہ کے بعد ہمیں بتایا گیا تھا۔ کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ احراریوں کا جلسہ

محض فتنہ کیلئے

تھا اور آئندہ ایسی غلطی نہ ہونے پائے گی لیکن واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ وہ وعدے فراموش کئے جانے والے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف

جماعت احمدیہ کے مرکز میں

پھر گند اچھالا جانے والا ہے۔ لیکن ہم حکومت کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے کہ وہ اپنی طاقت پر نازاں ہے۔ لیکن اس سے اوپر

ایک اور حکومت

ہے۔ اور میں آپ لوگوں سے یہی کہتا ہوں۔ کہ اس کے سامنے جا کر اپیل کرو۔ اے خدا۔ تیرے مقدس مامور و مرسل کے خلاف گند اچھالا جا رہا ہے اور جس حکومت کے ہاتھ میں انصاف کی باگ ہے وہ ہمیں انصاف دینا نہیں چاہتی۔ تو ہمارے لئے خود امن پیدا کر۔ کہ تیرا وعدہ ہے۔ اس بستی کو امن دیا جائے گا۔ اس بات سے مت گھبراؤ۔ کہ تمہاری ایک سال کی دعاؤں کے باوجود یہ فتنہ ابھی تک نہیں مٹا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تیرہ سال دُعائیں کرتے رہے۔ تب مدینہ میں ان کا نتیجہ ظاہر ہوا۔ اللہ تعالٰے تمہارے دلوں کی کمزوری کو دیکھ کر ہو سکتا ہے۔ کہ جلد ہی نتیجہ نکال دے لیکن اس کی طرف سے دعاؤں کی قبولیت

حکمتوں کے ماتحت

ہوتی ہے۔ پس میں آج پھر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اکتوبر کا مہینہ نزدیک آ رہا ہے۔ پھر آوازیں آ رہی ہیں۔ کہ قادیان میں لاکھوں آدمی جمع ہونگے پھر یہاں جلسہ کیا جانے والا ہے۔ جس میں بقول ان کے فرعونی تخت اُلٹا جائیگا۔ پھر ناپاک الفاظ بولے جائیں گے۔ اور ہمارے دل گواہی دیتے ہیں۔ کہ پھر وہی احکام ان پر پردہ ڈالیں گے۔ پھر ہمیں قید کیا جائیگا۔ اور جلسہ میں شمولیت سے روکا جائیگا۔ پھر ہمیں گلیوں میں پھرنے سے روک دیا جائیگا۔ وہی کچھ جو سنہ ۳۴ء میں ہوا۔ پھر سنہ ۳۵ء میں ہونیوالا ہے اور اسے صرف وہی خدا روک سکتا ہے جس نے

اصحاب الفیل

کو روکا تھا۔ پس جماعت کو اسی خدا سے اپیل کرنی چاہیئے۔ کہ جس نے قرآن میں سورۂ فیل نازل کی اور اسی واسطے اس نے اسے اتارا۔ کہ آئندہ زمانہ میں بھی ایسے حالات پیش آنے والے تھے جنگ عظیم کے زمانہ میں جب ٹرکی لڑائی میں شامل ہوا اور بعض حکومتوں نے تجویز کی۔ کہ

عرب پر حملہ

کیا جائے۔ تو یہ خبر سنتے ہی میں نے مغرب کی نماز میں سورۂ فیل اس لئے پڑھنی شروع کر دی۔ کہ خدا تعالٰے مکہ کو دشمنوں کے حملہ سے بچائے۔ آج اس پر بیس سال کے قریب گزر چکے ہیں۔ اور میں

یقیناً ایک ناغہ کے
یہ دعا کرتا رہا ہوں۔ مگر وہ احراری جنہوں نے شاید ایک دن بھی یہ دعا نہ کی ہو۔ اور یہ محسوس تک نہ کیا ہو۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی تو اگر موقع ملے تو مکہ کو بھی بیچ دیں گے۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ میں جو
بیس سال سے برابر دعائیں
کر رہا ہوں۔ ہمارے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ مدینہ کا احترام نہیں کرتے لیکن وہ لوگ جنہوں نے کبھی ایک دن بھی دعا نہیں کی۔ بلکہ اس کا احساس بھی نہیں کیا وہ اعتراض کرنے والے ہیں۔ بہرحال اس قسم کے واقعات خواہ وہ حقیقی مکہ کے متعلق ہوں۔ خواہ مجازی کے متعلق۔ ضرور ہونے والے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل کی۔ تم لوگ عجز سے اسے پڑھو تا خدا تعالیٰ جس کے ہاتھوں میں سب کی جانیں ہیں۔ ہمارے دشمنوں کو روکے۔ اور اس فتنہ سے بچائے۔ جس سے بچنے کی ہم میں طاقت نہیں۔ سات ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اس عرصہ میں کئی جھگڑے ہمارے ساتھ کئے گئے۔
ہماری عورتوں کی بے حرمتیاں
کی گئیں۔ مگر کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ ہماری فریاد سنی گئی۔ اور اس پر کوئی توجہ کی گئی ہو۔ ہمارے مرکز میں ایک احمدی عورت کی ایک سپاہی نے بے حرمتی کی۔ اور جب ہم نے رپورٹ کی۔ تو سنا گیا ہے۔ کہ افسران نے اس پر یہ لکھا۔ کہ سپاہی کو احمدیوں نے دق کیا تھا قانونی کارروائی سے بچنے کے لئے انہوں نے یہ کہانی بنائی ہے۔ گویا ہم لوگ ایسے ہیں کہ ایک معمولی گرفت سے بچنے کے لئے ایسی کہانیاں بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح
درجنوں واقعات
ہیں۔ مگر ایک میں بھی ہمیں سچا نہیں سمجھا گیا۔ اور یہ سب کچھ اس عدل کی عادت کے باوجود ہو رہا ہے۔ جو انگریزوں کی قوم میں پائی جاتی ہے۔ پس اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس قدر لوگ ہمارے خلاف ہیں۔ کہ انگریز کو صداقت معلوم کرنے کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ اور
ہمارے اور انگریزی انصاف
کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا گیا ہے جب ایک ہی قسم کی دس بیس رپورٹیں پہنچیں تو صداقت کا مشتبہ ہو جانا ناممکن نہیں۔

پس ان حالات سے یہ بات ثابت ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ فتنہ کمزور ہو گیا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ پہلے یہ ایسی شکل میں تھا۔ کہ ہم ثابت کر سکتے تھے۔ کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور قانون شکنی کی جا رہی ہے۔ مگر اب ایسی روش اختیار کی جا رہی ہے کہ مصیبتیں تو قائم رہیں۔ لیکن ہم بالصراحت یہ ثابت نہ کر سکیں۔ کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اب قادیان میں ایسی گالیاں نہیں دی جاتیں۔ بلکہ باہر جا کر دی جاتی ہیں صرف اس لئے کہ یہاں
منصوبے زیادہ مضبوطی سے
کئے جا سکیں۔ اور بالا افسر ہمارے مخالف افسروں کے کارناموں سے واقف ہو کر دخل دینے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ ماتحت افسر اس بات سے ضرور ڈر جاتے ہیں۔ کہ ایک حد کے بعد اوپر والے افسر ضرور پکڑیں گے کہ کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ اس لئے اب ہر امر کو مخفی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہمیں کہا گیا تھا کہ پچھلی باتوں کو بھول جاؤ۔ مگر ہم کیا کریں۔ ہمیں بھولنے نہیں دیا جاتا۔ ایک تازہ رپورٹ مجھے پہنچی ہے کہ ایک ضلع میں غیر مبایعین نے ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ حکومت کو اطلاع دی گئی۔ کہ انتظام کیا جائے۔ جس پر یہ انتظام کیا گیا۔ کہ ہماری جماعت کو جسے چیلنج دیا گیا تھا۔ الٹا
دفعہ ۱۴۴ کا پابند
کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمارے مناظر جلسہ گاہ پر نہ جا سکے۔ اور غیر مبایعین پہنچ گئے۔ اور انہوں نے ہماری عدم موجودگی کو فرار قرار دے کر اعلان کر دیا۔ کہ مبایع بھاگ گئے ہیں۔ ان پر دفعہ ۱۴۴ نہیں لگائی گئی اور اگر لگائی گئی۔ تو اس کی خلاف ورزی پر ان سے کوئی بازپرس نہ کی گئی۔ جب جماعت احمدیہ کا سکرٹری اس
ناروا سلوک
کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کے پاس پہنچا۔ اور کہا۔ کہ اس حکم کی نقل دی جائے ہم اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس نے نقل دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ I will smash you
یعنی
میں تم کو پیس ڈالوں گا
اسی سلسلہ میں ایک ہندوستانی افسر نے ہمارے اس دوست سے کہا۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ حکومت تمہارے خلاف ہے۔ پس آپ وقت ضائع نہ کریں۔ آپ کی کوئی دادخواہی نہ ہوگی۔ یہ تازہ واقعہ ہے۔ جو دس روز کے اندر اندر ہوا۔ اور یہ دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو یہ کہ حکومت کی طرف سے ہی ایسی ہدایتیں ماتحت افسروں کو ملی ہوئی ہیں۔ یا بعض کمزور افسروں کو ورغلایا گیا ہے۔ اگر یہ سب کچھ
حکومت کی ہدایات کے ماتحت
ہو رہا ہے۔ تو اسے چاہئے صاف طور پر بتا دے لیکن میں یہ ضرور کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس طرح وہ احمدیت کو ہرگز ہرگز دبا نہیں سکتی۔ روم کی حکومت نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا دیا۔ مگر وہ مسیحیت کو نہ مٹا سکی۔ اسی طرح انگریز مجھے سولی پر لٹکا سکتے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک کو لٹکا سکتے ہیں۔ ہم کو قید کر سکتے ہیں۔ مگر
انگریزوں اور دنیا کی دوسری سب حکومتوں سے
بھی یہ ممکن نہیں۔ کہ احمدیت کو مٹا سکیں۔ اگر یہ واقعہ حکومت کے کہنے سے ہوا۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ خود چاہتی ہے۔ کہ ایسی باتیں ہوں۔ اس صورت میں ہمیں کیوں کہا گیا تھا۔ کہ گذشتہ باتوں کو بھول جاؤ۔ اور اگر یہ حکومت کی طرف سے نہیں ہے۔ تو ہمیں خوشی ہے۔ کہ جس قوم سے ہم پچاس برس سے
دوستی کے تعلقات
رکھتے آئے ہیں۔ وہ انہیں توڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس صورت میں ہمارا حق ہے۔ کہ حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ ماتحت افسروں کو ہدایت کر دے۔ کہ انصاف کریں۔ ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ
انگریز منصف ہیں
اور اس لئے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ خلاف آئین سلوک ہم سے نہ کیا جائے۔ اب اس بات کے اعلان کے بعد ہم دیکھیں گے۔ کہ حکومت کیا قدم اٹھاتی ہے۔ اگر اس میں اس کا دخل نہیں۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ ان باتوں کو روکے۔ اور اگر دخل ہے تو اس صورت میں ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ صاف طور پر ہم سے کہہ دے۔ کہ ہم تمہارے دشمن ہیں۔ اور
ہم سے کسی خیر کی توقع
تم لوگ مت رکھو۔

ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ یہاں کے بعض منافق بھی
تلبیس مار خاں
بننے لگے ہیں۔ کچھ تو علی الاعلان ایسی باتیں کرتے ہیں۔ اور کچھ یہ طاقت تو نہیں رکھتے اس لئے علیحدہ علیحدہ
آپس میں باتیں
کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہم میں سے کسی کو جماعت سے نکالیں تو سہی۔ ہم ایک جماعت ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافق
بھی یہی پیغام بھیجتے رہتے تھے۔ کہ جب ہم کو نکالا گیا۔ تو ہم یہ کر دیں گے۔ وہ کر دیں گے۔ لیکن جب ان کو نکالا گیا۔ تو کسی نے چوں تک نہ کی۔ اسی طرح ان منافقوں میں سے ہم جب کسی کو نکالیں گے۔ تو دوسرے سب دبک کر بیٹھ جائیں گے اور ان سے یہ کبھی نہ ہو سکیگا۔ کہ نکل کر مقابلہ کریں۔ اور اگر کریں گے۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ منافق
کافر سے زیادہ جلدی سزا
پاتا ہے۔ اس لئے اگر وہ مقابل پر آئے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں فوراً تباہ کر دے گا ہمیں اپنی طاقت پر کوئی بھروسہ نہیں ہے اور ہم بے شک سزا نہیں دے سکتے لیکن ہمیں جس بالا حکومت نے کھڑا کیا ہے۔ یہ لوگ اس کی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ جب ہم
اللہ تعالیٰ کی جماعت
ہیں۔ تو یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ ہمارے ہاتھ باندھے اور کہے کہ تم خود دشمنوں کا مقابلہ نہ کرو۔ اور دوسری طرف ان کو سزا نہ دے۔
انسان کے متعلق
تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ

درمیانِ قعر دریا تختہ بندم کردہٗ
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

مگر اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ جب مجبوریاں پیدا کرتا ہے تو ان کا علاج بھی خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جس نے اگر سنکھیا پیدا کیا ہے تو ساتھ ہی تریاق بھی پیدا کر دیا ہے جس نے اگر سانپ اور بچھو پیدا کئے ہیں تو ان کے علاج بھی پیدا کئے ہیں۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے منافق کھڑے کرے۔ ہمیں قانون کی پابندی کرنے کا حکم دے۔ مگر ہماری مشکلات کا کوئی علاج نہ رکھے۔ اس نے ضرور علاج بھی رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ

خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں

وہ سزا ایسے رنگ میں دیتا ہے کہ انسان یہ سمجھتا بھی نہیں کہ اسے سزا مل رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہمیشہ بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر آکر لوگوں کو ورغلاتے رہتے تھے کہ قادیان نہ جاؤ اس زمانہ میں پیرانداتا نامی ایک پہاڑی آدمی یہاں رہتا تھا۔ جس کے دماغ میں اختلال تھا۔ اسے پہلے گھنٹیا کی بیماری تھی کسی نے اسے خبر دی کہ قادیان میں مرزا صاحب بہت محنت سے علاج کرتے ہیں اور سب خرچ بھی خود اٹھاتے ہیں۔ اس پر وہ یہاں آیا۔ اور اچھا ہو گیا۔ بعد میں اس کے رشتہ دار وغیرہ اسے لینے آئے تو اس نے جواب دیا۔ کہ میں تو اب انہی کے دروازے پر رہوں گا۔ وہ اس قدر سادہ طبع تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسے کہا۔ پیراندتے اگر تم پانچوں نمازیں پڑھو تو دو دو پیسے ملینگے۔ پہلی نماز اس نے عشاء کی پڑھی۔ اس لئے آخری نماز مغرب کی تھی۔ جب وہ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اندر سے کسی خادمہ نے آواز دی۔ پیریا کھانا لے جا۔ ان دنوں مہمان تھوڑے ہوتے تھے۔ اور سب کے لئے کھانا گھر میں ہی پکا کرتا تھا۔ پیرے نے کوئی جواب نہ دیا عورت جاہل تھی۔ اور جیسا کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے اسے سخت سست کہنے لگی۔ اس پر پیرے نے چلا کر کہا ٹھیر جا دو رکعت رہتی ہیں۔ ابھی پڑھ کر آتا ہوں۔ وہ ایسا آدمی تھا۔ کہ کہا کرتا تھا۔ لوگ مٹی کا تیل کیوں نہیں پی سکتے۔ اور خود اگر کوئی اسے آٹھ آنے دیدے۔ تو دال کے پیالہ میں آدھی بوتل تیل ڈال کر کھا جاتا تھا۔ غرضیکہ وہ

بالکل موٹی سمجھ کا آدمی

تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی تار وغیرہ دینے کے لئے یا کوئی بلٹی ریلوے سٹیشن سے لینے کے لئے کبھی اسے بٹالہ بھی بھیج دیتے تھے۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب اسے ملے اور کہا پیرے۔ تو کیوں قادیان میں پڑا ہوا ہے۔ مگر اس عقل کے آدمی نے انہیں کہا۔ مولوی صاحب میں پڑھا ہوا تو ہوں نہیں۔ کہ کوئی اور جواب آپ کو دے سکوں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ آپ کی

جوتی بھی گھس گئی

ہے لوگوں کے پیچھے پھرتے پھرتے۔ مگر پھر بھی لوگ قادیان چلے ہی جاتے ہیں۔ اور مرزا صاحب اپنے گھر میں بیٹھے ہیں لوگ خود بخود ان کے پاس پہنچتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ جواب سن کر کھسیانے ہو کر برا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے۔ اسی طرح ہمارے ایک رشتہ دار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چڑانے کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو

چوہڑوں کا پیر

بنا لیا۔ اس زمانہ میں کچھ چوہڑے بھی احمدی ہوئے۔ جو یہاں آئے۔ ان کو جب معلوم ہوا تو ان سے کہا کہ تمہارا پیر تو میں ہوں۔ مرزا صاحب نہیں ان میں تم نے کیا خوبی دیکھی ہے کہ ان کے پیرو ہو گئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم چوہڑے تھے۔ مرزا صاحب کی پیروی سے لوگ اب ہمیں بھی مرزائی کہنے لگ گئے ہیں۔ اور آپ مرزا تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننے کی وجہ سے چوہڑے بن گئے ہیں۔ بس آپ میں اور مرزا صاحب میں فرق اتنا ہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک طاقت اور نشان دکھایا ہے۔ اور وہ بات پوری ہو کر رہے گی۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ منافق سارا زور لگانے کے بعد کچھ نہ کر سکیں گے۔ وہ جب سچے احمدی بنے تھے۔ تو

چوہڑوں سے مرزائی

بن گئے تھے۔ مگر منافقت سے پھر چوہڑے بن جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ منافق کبھی ایسی جرأت نہیں دکھا سکتے۔ جس سے دنیا میں کام ہو سکے۔ خدا تعالیٰ نے

منافق کا دل

کمزور بنایا ہے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے متعلق بے اعتماد ہوتا ہے۔ ایک مخالفوں کے پاس جاتا اور دوسرے کے متعلق کہتا ہے وہ ان سے ملا ہوا ہے۔ اور دوسرا جاتا ہے تو پہلے کے متعلق ایسا ہی کہتا ہے حالانکہ وہ تو ہمارے متعلق جھوٹی خبریں مخالفین کو دے رہے ہوتے ہیں۔ مگر ڈر کے مارے ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے۔ بہرحال ایک عنصر ایسا موجود ہے یہ لوگ اپنے نزدیک یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ جتھا بنا رہے ہیں۔ حالانکہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آئے تو ان کے جتھے یوں مٹ جاتے ہیں۔ کہ پتہ بھی نہیں لگتا اس وقت ان کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ اور

مدینہ کے منافقوں کی طرح

چوں بھی نہیں کریں گے۔ اور اگر کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نشان دکھا کر ان کی طاقت کو توڑ دے گا۔ منافق دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جو روپیہ یا عزت کی خاطر افسروں کو جا کر غلط باتیں بتاتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں۔ جو احرار سے ملتے ہیں۔ یہ بے غیرت اور بے شرم کہلاتے تو احمدی ہیں۔ مگر ملتے ان لوگوں سے ہیں جو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں

دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینا کوئی بات ہی نہیں اور میری مخالفت کے لئے وہ اسے برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ مگر میں ان کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کر کے بھی وہ بچ نہیں سکتے تھے۔ اور

میری مخالفت کر کے

بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی۔ کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یعنی میرے ساتھی میرے منکروں پر

قیامت تک غالب

رہیں گے۔ اس لئے میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ تم جتنا چاہو زور لگا لو۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا لو۔ خدا تعالیٰ کی یہ بات پھر بھی ضرور پوری ہو کر رہیگی مخالفت کرنے والے خواہ غیر مبائع ہوں خواہ منافق۔ خواہ بڑے لوگ ہوں خواہ بڑے کہلانے والوں کی اولاد ہوں۔ وہ یقیناً مٹا دیئے جائیں گے۔ اور ان کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا۔ منافقوں میں سے کچھ لوگ تو وہ ہیں۔ جو حکومت کے افسروں کے پاس جاتے ہیں۔ ان سے ہمیں کوئی ایسا خطرہ نہیں۔ کیونکہ ہم نہ تو کوئی جرم کرتے ہیں۔ اور نہ کوئی سیاسی سازشیں۔ بلکہ حکومت کے بارہ میں

ہماری اور احرار کی مثال

ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ ایک عورت کا ایک نواسہ تھا اور ایک پوتا بیٹی سے اسے چونکہ زیادہ محبت تھی۔ اس لئے نواسے کو اس نے اٹھایا ہوا تھا۔ اور پوتے کی انگلی پکڑے لئے جا رہی تھی۔ وہ جب کہے دادی میں تھک گیا ہوں۔ تو اسے ڈانٹ دے اور کہے۔ سیدھی طرح چلتا ہے یا نہیں۔ لیکن نواسے کو گود میں اٹھائے ہوئے مٹھائی کھلاتی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی ذرہ اس سے گر جاتا۔ تو پوتے سے کہہ دیتی کہ

اٹھا کر کھا لو

اتنے میں سامنے سے کتا آ گیا۔ تو نواسا کہنے لگا۔ کتے میری

نانی کی ٹانگ کاٹ لے

مگر پوتے نے کہا۔ کتا آگے بڑھے تو سہی۔ میں پتھر مار کر

اس کا سر

نہ پھوڑ دوں۔ یہی نظارہ یہاں نظر آ رہا ہے۔

سلور جوبلی کا موقعہ

آیا - تو احراریوں نے کہا - کہ کوئی سلور جوبلی کی تقریب میں شامل نہ ہو - جو شامل ہونگے - وہ غدار ہیں - دشمنانِ ملک و ملت ہیں مگر احمدیوں نے کہا - اگر بعض حکام ہمارے ساتھ عداوت رکھتے ہیں تو رکھیں - بادشاہ ہمارا ہے - ہم تو جشن جوبلی منائیں گے - پس ہم تو حکومت کے

افسروں سے بھی زیادہ خیر خواہ

ہیں - جاسوس ہمیں کیا نقصان پہونچا سکتے ہیں سوائے اس کے کہ اپنی عاقبت خراب کریں - ہاں منافقین کا دوسرا گروہ زیادہ خطرناک ہے - اور ان میں سے بھی بالخصوص وہ جو براہ راست احرار سے نہیں ملتے - بلکہ درمیان میں ایجنٹ رکھکر ان کے ذریعہ مخالفوں سے ملتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے - کہ بعض حالتوں میں درمیان میں تین تین ایجنٹ ہیں - ایک شخص دوسرے سے بات کرتا ہے - وہ آگے ایک اور سے کرتا ہے - پھر وہ آگے کسی غیر احمدی سے ملتا ہے - اور پھر اس کے ذریعہ احراریوں تک بات پہونچتی ہے مجھے

ایسے لوگوں کے نام

بھی معلوم ہیں - لیکن جیسا کہ میرا اصول ہے میں چاہتا ہوں - کہ ان کو اصلاح کا کافی موقعہ دیا جائے - اور دوسری وجہ یہ ہے - کہ جب تک شہادت شرعی موجود نہ ہو - میں شرعی سزا نہیں دیا کرتا - منافقوں کا ہونا مسلمانوں سے ہی مخصوص نہیں - مکہ کے کئی کافر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار کی خبریں دیا کرتے تھے - اسی طرح اگر ہمارے منافق ہماری خبریں دشمنوں تک پہونچاتے ہیں - تو لاہور وامرتسر وغیرہ شہروں میں ان کے اندر بھی ایسے لوگ ہیں - جو ان کی خبریں ہم تک پہونچاتے ہیں - اور وہ ان کے لیڈر بھی ہیں - جو تقریریں بھی کرتے ہیں - مجھے ایک احراریوں کے جلسہ سے پندرہ دن پہلے اطلاع مل گئی تھی - کہ تجویزیں کی جارہی ہیں - کہ قادیان میں ایک جلسہ کرکے اس میں پتھر وغیرہ پھینکے جائیں - اور کہا جائے - کہ احمدیوں نے ایسا کیا ہے - اور اس طرح

سلسلہ کو بدنام

کیا جائے - پس یہ لوگ بہت زیادہ خطرناک ہیں - جو فتنہ پیدا کرکے جماعت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں - مجھے ہرگز یہ ڈر نہیں - کہ حکومت ہم میں سے کسی کو قید کردے گی - یا پھانسی دیدے گی - اس سے ہم کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا - اور مومن کو موت سے کیا ڈر ہوسکتا ہے - ہاں

مومن کو بدنامی سے ڈر

لگتا ہے - اس لئے میں اس بات سے ضرور ڈرتا ہوں - کہ کوئی ایسی بات جماعت کی طرف منسوب ہو - جو جرم اور گناہ ہو -

اس عرصہ میں قادیان سے باہر بھی مخالفت بہت بڑھ گئی ہے - حمایت اسلام کے جلسہ پر جو کچھ ہوا - وہ آپ لوگ جانتے ہیں لدھیانہ میں اور دوسرے مقامات پر احمدیوں کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے -

عورتوں کی بے عزتی

کی جاتی ہے بچوں کو پیٹا جاتا ہے - سیالکوٹ - ہوشیارپور وغیرہ مقامات پر بھی سخت تکالیف دی جارہی ہیں بعض جگہوں پر ہمارے مبلغوں کو اپنے مکانوں میں بھی نہیں رہنے دیا جاتا - بعض کو جوتیوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں بعض کے منہ کالے کرکے گدھوں پر سوار کرایا جاتا ہے - یہ سب کچھ برطانوی حکومت کے اندر ہورہا ہے - مگر وہ بے بس ہے بوجہ اس کے کہ مخالفوں کی کثرت ہے اور تم اقلیت میں ہو - پس

حق اور انصاف

کی دلیل سے تم گورنمنٹ کو بھی نہیں منوا سکتے - صرف ایک دلیل ہے - جسے ماننے پر سب مجبور ہونگے - اور وہ یہ کہ تم اپنی

اقلیت کو اکثریت میں بدل ڈالو

تم کل ہی ان اعداد کو بدل دو - پھر دیکھو حکومت کس طرح تمہاری ہر دلیل کو مانتی ہے -

پنجابی میں ایک مثل

مشہور ہے - کہ جس دی کوٹھی دانے اسدے کملے دی سیانے - ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ان کے اندازہ کے مطابق ہماری تعداد ۵۶ ہزار ہے - اور ان میں صرف اتنی خوبی ہے - کہ وہ اپنی طرف پنجاب کے ایک کروڑ لوگوں کو منسوب کرتے ہیں - حالانکہ یہ کسی صورت میں بھی صحیح نہیں - میں کبھی نہیں مان سکتا - کہ زمینداروں کی اکثریت اس قدر گندی ہوگئی ہو کہ

کمزور پر ظلم

کو برداشت کرسکے - ان میں سے بہت تھوڑے احراریوں کے ساتھ ہیں - باقی کو اس کا علم بھی نہیں - کہ احمدیوں پر کس قدر مظالم کئے جارہے ہیں - اگر ان کو اس کا علم ہو - تو وہ اس ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوجائیں گے -

ان خطرات سے بچنے کیلئے

میں نے بعض تجاویز کی تھیں - آج بعض مقررین نے ان کے متعلق تقریریں کی ہیں - مگر مجھے معلوم ہوا ہے - کہ بعض امور کے متعلق زیادہ وضاحت سے بیان نہیں کیا جاسکا - اس لئے ان امور کے متعلق میں بعض باتیں بیان کردیتا ہوں - ان فتنوں سے بچنے کے لئے میں نے بتایا تھا - کہ دوست سب سے پہلے یہ کریں - کہ باہم

لڑائی جھگڑے بند

کردیں - میری اس تحریک کے نتیجہ میں سینکڑوں نے صلح کی - لیکن سینکڑوں ایسے ہیں - جو پھر لڑنے لگ گئے - اس لئے اس مطالبہ کے چھ ماہ بعد میں پھر آپ لوگوں کو اور جو یہاں موجود نہیں - ان کو اخبار کے نمائندوں کے ذریعہ توجہ دلاتا ہوں - کہ کوئی احمق ہی اس وقت اپنے بھائی سے لڑ سکتا ہے - جب کوئی دشمن اس کے گھر پر حملہ آور ہو - ایسے نازک وقت میں اپنے بھائی کی گردن پکڑنے والا یا تو

پاگل ہوسکتا ہے یا منافق

ایسے شخص کے متعلق کسی مزید غور کی ضرورت نہیں - وہ یقیناً یا تو پاگل ہے اور یا منافق اس لئے آج چھ ماہ کے بعد میں پھر ان لوگوں سے جنہوں نے اس عرصہ میں کوئی جھگڑا کیا ہو - کہتا ہوں - کہ وہ توبہ کریں - توبہ کریں توبہ کریں - ورنہ خدا کے رجسٹر سے ان کا نام کاٹ دیا جائے گا - اور وہ تباہ ہوجائینگے منہ کی احمدیت انہیں ہرگز ہرگز نہیں بچا سکے گی - ایسے لوگ

خدا کے دشمن

ہیں - رسول کے دشمن ہیں - قرآن کے دشمن ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن ہیں - ایسے لوگ

خون آلود گندے چیتھڑے

کی طرح ہیں - جو پھینک دیئے جانے کے قابل ہے - اس لئے ہر وہ شخص جس نے اپنے بھائی سے جنگ کی ہوئی ہے - میں اس سے کہتا ہوں - کہ پیشتر اس کے کہ خدا کا غضب اس پر نازل ہو - وہ

ہمیشہ کے لئے صلح

کرے - اور پھر کبھی نہ لڑے - ذرا غور تو کرو - تم کن باتوں کے لئے لڑتے ہو - نہایت ہی ادنےٰ اور ذلیل باتوں کے لئے - پھر میں نے نصیحت کی تھی - کہ اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے - اس لئے سب مرد اور عورتیں

اپنی زندگی کو سادہ بنائیں

اور اخراجات کم کردیں - تا جس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے قربانی کے لئے آواز آئے - وہ تیار ہوں - قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو - اس میں شامل نہیں ہوسکتا - ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے - تو نہیں دے سکتا - ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو - روزے نہیں رکھ سکتا - پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتے - جس کی ہمیں خواہش ہے - اس لئے ضروری ہے - کہ ہم میں سے

ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے

تا کہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کرسکے - اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے - تو بھی تم خدا تعالےٰ سے کہہ سکو - کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا - اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی - لیکن ہم نے اسے دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا - اسی لئے میں نے یہ تحریک کی تھی - کہ دوست سادہ غذا کھائیں - اور

ایک ہی کھانے پر اکتفاء

کریں - اور دعوتوں وغیرہ کے موقعہ پر اگرچہ یہ پابندی نہ ہو - مگر کوشش کی جائے - کہ ایسے مواقع پر بھی خرچ کم ہو - کھانا معمولی اور سستا ہو - اور دعوتوں کے موقعہ پر جو لوگ پہلے چار کھانے تیار کرتے تھے - وہ دو کریں - اور جو آٹھ دس کرتے تھے - وہ تین چار پر اکتفاء کریں -

جماعت کا اکثر حصہ

اس تحریک کو قبول کرچکا ہے۔ مگر پھر بھی کئی ہیں۔ جو اس بارہ میں غفلت کرتے ہیں۔ اور پھر کئی ہیں۔ جو بار بار شرطیں پوچھتے ہیں ایک خاتون نے مجھے کہا۔ اور کتنا شرمندہ کیا۔ کہ مردوں کو کھانے کا شوق ہوتا ہے آپ نے ان کو ایک کھانے کا حکم دیا۔ مگر وہ اس کے متعلق کئی سوالات پوچھتے رہتے ہیں۔ عورتوں کو زیور کا شوق ہوتا ہے۔ اور آپ نے انہیں حکم دیا۔ کہ زیور نہ بنواؤ عورتوں نے اس کے متعلق کوئی سوال کیا ہی نہیں اور فوراً اس حکم کو مان لیا میں اپنے منصب اور مقام کے لحاظ سے تو نہ مشرقی ہوں نہ مغربی نہ عورتوں کا ایجنٹ ہوں نہ مردوں کا۔ مگر اس کے اس لطیفہ میں مجھے مزا آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے

عورتوں کو بھی جواب کا موقعہ

دیدیا۔ ہمیں چاہئے۔ کہ قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور تیاری کرتے رہیں ورنہ وقت آنے پر فیل ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی ایک مثال سنایا کرتے تھے۔ کہ کسی بادشاہ نے کہا۔ سپاہیوں کا کیا فائدہ ہے۔ خواہ مخواہ بیٹھے تنخواہ لیتے ہیں۔ سب سپاہی موقوف کر دیئے جائیں۔ جب قریبی ملک کے بادشاہ کو اس کا علم ہوا۔ تو اس نے جھٹ حملہ کر دیا۔ اب اس نے مقابلہ کی یہ تجویز کی۔ کہ سب

قصائیوں کو بھیجا جائے

تا کہ حملہ آور فوج کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ انہیں بھیجا گیا۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بھاگے ہوئے آئے۔ کہ حضور بہت ظلم ہوگیا۔ وہ لوگ تو

نہ رگ دیکھتے ہیں نہ پٹھا

ہم تو چار چار آدمی مل کر پہلے ایک آدمی کو لٹاتے ہیں اور پھر قاعدہ کے ساتھ اسے ذبح کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ اتنے عرصہ میں ہمارے بیس آدمی مار ڈالتے ہیں۔ ہم فریادی ہوکر آئے ہیں۔ کہ کوئی انتظام کیا جائے۔ پس جو قوم دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں رہتی۔ اس کا وہی حال ہوا کرتا ہے۔ جو ان قصائیوں کا ہوا۔ تمہارا مقابلہ بھی ان لوگوں سے ہے جو نہ رگ دیکھتے ہیں۔ نہ پٹھا اور جب تک تم بھی ان کے مقابلہ کے لئے اچھی طرح تیار نہ ہوگے۔ کامیابی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے

تکالیف کو برداشت کرنے کیلئے

تیار ہو جاؤ۔ سادہ غذا کھاؤ۔ اور جو اس ہدایت سے منہ موڑے۔ تم اس سے منہ موڑ لو۔ اور اس سے صاف کہدو۔ کہ آج سے میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح اپنے

لباس کو سادہ

بناؤ۔ اور ضرورت سے زیادہ کپڑے نہ بنواؤ جن کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ جب تک وہ پھٹ نہ جائیں۔ اور نہ بنائیں۔ اور جب بنوائیں۔ تو کم بنوائیں۔ اسی طرح عورتیں بھی محض پسندیدگی کی وجہ سے کپڑا نہ خریدیں اور جب ضرورت ہو۔ تو سستا خریدیں۔ زیورات کے متعلق میں نے ہدایت کی تھی۔ کہ ان کا بنوانا بند کردیں۔ سوائے شادی بیاہ کے اور شادی بیاہ میں بھی پہلے سے کمی کریں ہاں ٹوٹے پھوٹے کی معمولی مرمت ہوسکتی ہے پھلوں کے متعلق میں نے کہا تھا۔ کہ یہ چونکہ صحت کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے میں کلی طور پر تو ان کی ممانعت نہیں کرتا۔ مگر حتی الوسع کم استعمال کئے جائیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہم نے یونہی اپنے ساتھ لگا رکھی ہیں۔ اس سال ہم برف کا استعمال نہیں کرتے۔ اسی طرح اس سال سوڈے کی مفت تو بوتل میں نے پی ہے۔ مگر خرید کر نہیں پی۔ مہمان نوازی کے طور پر کسی نے پلادی تو پی لی۔ پھر میں نے کہا تھا۔ کہ

سینما۔ تھیٹر۔ سرکس

وغیرہ چیزوں سے کلی پرہیز کیا جائے۔ نوجوان کثرت سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو خصوصیت سے میں نے توجہ دلائی تھی۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے اکثر نوجوانوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اور بعض جو کثرت سے اس کے عادی تھے اب اس سے نفرت کرتے ہیں۔ مگر جو اس بارہ میں غفلت کر رہے ہیں۔ ان کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سوائے آفیشل تقاریب کے باقی خواہ کیسے بھی حالات ہوں۔ وہ ہرگز ان تماشوں میں نہ جائیں۔ حتٰے کہ مفت بھی نہ دیکھیں۔ پھر میں نے

آرائشِ مکان

کے متعلق نصیحت کی تھی۔ کہ اس پر بھی روپیہ ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ علاجوں کے متعلق میں نے بتایا تھا۔ کہ ڈاکٹر

کم قیمت علاج

کریں۔ اور دوست بھی قیمتی ادویہ کے پیچھے نہ پھریں۔ تا ناواجب خرچ نہ ہو۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ آج چھ ماہ کے بعد دوست پھر ان باتوں کو پورا کرنے کا اقرار کرینگے۔ اور اپنی

زندگیوں میں عمدہ نمونہ

دکھانے کی کوشش کرینگے۔

پھر میں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہر احمدی

تبلیغ کی کوشش

کرے۔ اور دو دو ماہ وقف کردیں۔ مگر بہت کم لوگوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ جن کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہیں۔ اور ان میں سے بھی بہت سے قادیان کے ہیں حالانکہ اگر ہم اس حد تک بھی کوشش نہ کریں جس حد تک ہمارے اختیار میں ہے۔ تو کس قدر افسوس کی بات ہوگی۔ لوگوں کے کانوں تک تبلیغ کا پہونچا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اور اگر ہم اس ذریعہ کو بھی استعمال نہ کریں تو ہم کس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ایک مطالبہ

زندگیاں وقف کرنیکا

تھا۔ اس کا جواب بھی اگرچہ کوئی زیادہ شاندار نہیں۔ تاہم سینکڑوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ کہ جہاں چاہیں۔ بھیجدیا جائے۔ ان میں سے پانچ جا بھی چکے ہیں۔ باقی تیار ہو رہے ہیں۔ اور ہمت سے کام کر رہے ہیں۔ پانچ ماہ ہوئے۔ لیکن اس عرصہ میں ان میں کوئی تزلزل پیدا نہیں ہوا۔ اور وہ ہمت سے قائم ہیں اور اس دن کے منتظر ہیں۔ جب اشاعتِ دین کے لئے انہیں بھیجدیا جائے۔ یہ نوجوان

مبارکباد کے مستحق

ہیں۔ لیکن دوسروں کو بھی چاہئے۔ کہ آگے آئیں۔ اور اپنے نام پیش کریں۔ تا دلائل کی جنگ میں وہ دوسروں سے پیچھے رہنے والے نہ ہوں۔ یہ سلسلہ ختم ہونے والا نہیں۔ بلکہ ہمیشہ ایسے مطالبے ہوتے رہیں گے۔ پھر میں نے

ایک تحریک امانت کے متعلق

کی تھی۔ اس میں کل وعدے پانچ ہزار ماہوار تک کے ہیں۔ حالانکہ ضرورت زیادہ کی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو۔ اُسے چاہئے۔ کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو کہ یہ

غفلت اور سستی کا زمانہ

نہیں ہے۔ یہ خیال مت کرو۔ کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ جب توبہ قبول نہیں کی جائیگی۔ اور یہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو۔ کہ ہم مال و جان دینا چاہتے ہیں۔ مگر جواب ملے کہ اب قبُول نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ

چندہ کی تحریک

تھی۔ اس میں وعدے تو ایک لاکھ دس ہزار کے آئے ہیں۔ مگر وصول ابھی تک باسٹھ ۶۲ ہزار ہوا ہے۔ حالانکہ بجٹ ستر ہزار کا ہے (اس وقت تک قریباً چھیاسٹھ ۶۶ ہزار کی آمد ہو چکی ہے) امید ہے۔ کہ دوست بقیہ وعدے جلد پورے کرینگے۔ اور اس بات کے لئے تیار ہو جائینگے۔ کہ اگلے سال پھر جوش سے اس تحریک میں حصّہ لے سکیں۔ میں آئندہ

نومبر میں پھر اعلان

کرنیوالا ہوں۔ مگر جو آج وعدہ پورا نہیں کرتا وہ کل کس طرح آگے آئیگا۔

ایک مطالبہ

قادیان میں تعلیم

کیلئے بچوں کو بھجوانیکا تھا۔ اسکے ماتحت طلباء قادیان میں آئے ہیں اور ان کی تربیت کا کام جن لوگوں کے سپرد کیا گیا ہے امید ہے۔ وہ میری ہدایات کے ماتحت اس کیلئے پوری پوری کوشش کرینگے۔ قادیان میں مکان بنوانیکی بھی تحریک کی گئی تھی۔ اس کی طرف بہت سے دوستوں نے توجہ کی ہے۔ مگر ابھی اسکی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اب تو احرار بھی کہتے ہیں کہ قادیان میں مکان بناؤ۔ اور زمینیں خریدو۔ اس سے ہمارے دوست اندازہ کرسکتے ہیں کہ انہیں اس امر کی طرف کسقدر توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ یہاں اس کثرت سے مکان بنائیں۔ کہ مخالفوں کیلئے کوئی زمین ہی نہ رہنے دیں۔ ایک نصیحت

ترکِ بیکاری کے متعلق

تھی۔ اس پر بھی بہت کم عمل کیا گیا ہے۔ اور بہت کم ہمت دکھائی گئی ہے۔ جھوٹی نام نمود کی قربانی بہت مشکل ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ بے کار یہ ہمت نہیں کرتے۔ کہ

"الفضل" کے پرچے

بغل میں دبا کر بیچتے پھریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ نوجوان اس مرض کو دور کریں گے۔ اور والدین بھی اپنی اولاد سے اس مرض کو دور کرانے کی کوشش کریں گے۔ کہ یہ مرض تمام کی کام کرنے کی روح کو کچل دیتا ہے۔ پھر میں نے

ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت

کی تھی۔ اس کی طرف بھی کم توجہ کی گئی ہے میں نے کہا تھا۔ کہ اگر قادیان کی جماعت کئی ایسے کام پیدا کرے۔ تو میں بھی دوستوں کے ساتھ ان کاموں میں شریک ہوں گا لیکن ابھی تک کوئی ایسا کام پیدا نہیں کیا گیا ایک تحریک یہ تھی۔ کہ

پنشن یافتہ دوست

یہاں آئیں۔ اس کے ماتحت جس قدر آدمیوں کی ضرورت تھی۔ اتنے میسر نہیں ہوئے ان سب باتوں کے علاوہ میں نے

دعا کے لئے

کہا تھا۔ اور نصیحت کی تھی۔ کہ دوست یہ دعائیں کثرت سے پڑھا کریں۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم اور رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا۔ لیکن شاید بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ دعائیں صرف روزوں کے ایام کے لئے ہی تھیں حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ جب تک یہ فتنہ رہے دوستوں کو چاہیئے کہ یہ دعائیں پڑھتے رہیں ان کے علاوہ اپنی اپنی زبان میں زیادہ جوش کے ساتھ بھی دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہمیں ایسا روحانی غلبہ عطا کرے۔ کہ ہم لوگوں کے خیالات میں انکار میں رجحانات میں ان کے قلوب میں۔ زبانوں میں اعمال میں تمدن میں دین میں اصلاح کر سکیں۔ تا جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو۔ ان کے علاوہ اور بھی بعض باتیں ہیں۔ مگر زیادہ اہم یہی ہیں بعض کو دوسری باتوں کے ساتھ ملا کر بیان کر دیا

بالآخر میں

دوستوں کو پھر نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ قادیان میں مکان بنوائیں۔ اور امانت فنڈ کو مضبوط کریں۔ یہ نہایت اہم کام ہے۔ اور دشمن کے مقابلہ کے لئے آپس میں تعاون سے کام لیں۔ بغیر تعاون کے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جو کام قوموں کے سپرد ہوتے ہیں۔ وہ افراد نہیں کر سکتے پس چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کا ہر بچہ ہر جوان۔ ہر بوڑھا۔ ہر مرد اور ہر عورت ایسے رنگ میں کام کرے۔ کہ قیامت کے دن کہہ سکے۔ اے خدا ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر آپ لوگ

تاویلیں اور بہانے

کریں گے تو کام پھر بھی خدا تعالیٰ کر دے گا مگر یہ بہت شرم کی بات ہوگی۔ آپ کیلئے اور میرے بھی کیونکہ شاگردوں کی ذمہ داری استاد پر بھی ہوتی ہے۔

جو لوگ محض رشتہ داری یا محبت کی خاطر منافقوں سے ملتے رہتے ہیں۔ ان پر بھی میں

حجت تمام

کرتا ہوں۔ اور ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم خدا کے حضور ضرور کھینچے جاؤ گے۔ تم خدا اور اس کے دین کو کھلونا بناتے ہو۔ اور ہنسی کر رہے ہو۔ لیکن خدا کے حضور تمہاری چالاکیاں ہشیاریاں۔ بڑائیاں اور تکبر کوئی چیز کام نہ دے سکیگی۔ ہر ایک جو

منافقوں کے حوصلے

اپنے عمل اور سلوک سے بڑھاتا ہے۔ وہ اچھی طرح سن رکھے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا میں ہمارے سامنے اور اگلی دنیا میں اپنے سامنے ذلیل کرے گا۔ پس دشمنوں اور منافقوں سے بچو۔ اور جب وہ منافقت کی بات کریں۔ ان سے الگ ہو جاؤ۔ منافق ہمیشہ پر فریب طریق پر بات کرتا ہے۔ مثلاً وہ کہے گا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تو بہت اچھے ہیں۔ مگر دوسرے احمدی ایسے ہیں۔ کہ جماعت کو بدنام کر رہے ہیں پس تم جس شخص کو دیکھو۔ کہ عام لوگوں میں بیٹھ کر

جماعت پر اعتراض

کرتا ہے۔ سمجھ لو۔ کہ منافق ہے۔ اور لاحول پڑھتے ہوئے اس کے پاس سے اٹھ جاؤ۔

پھر جو شخص تمہیں سلسلہ کی خدمت سے روک رہا ہو۔ خواہ اسی بہانہ سے روکتا ہو۔ کہ اس سے بہتر خدمت کا موقعہ تمہیں مل سکیگا اس کے متعلق بھی سمجھ لو۔ کہ وہ منافق ہے اس وقت سلسلہ کے کام بہت پھیل رہے ہیں۔ اور ہمیں

آدمیوں کی بہت ضرورت

ہے۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ علوم حاصل کریں۔ نائٹ سکول کھولے جائیں۔ جہاں لیکچرار مقرر کر دیئے جائیں کہ دوستوں کو مسائل یاد کرا کے تبلیغ کے لئے تیار کریں۔

سب سے آخر میں پھر یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جب تک تم

اپنے لئے موت

قبول نہ کرو۔ زندگی حاصل نہیں کر سکتے۔ تم سے اگر کوئی پوچھے کہ اسلام کی زندگی کی کیا صورت ہے۔ تو تمہاری طرف سے اس کا ایک ہی جواب ہونا چاہیئے۔ کہ

ہماری موت۔ موت۔ موت

پس تم اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آج ہمیں حکومت سے بھی صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ہم مذہب میں کسی قسم کی دخل اندازی گوارا نہیں کر سکتے۔

ہم ایک ایک کر کے مر جائیں گے

مگر یہ نہیں ہونے دیں گے۔ اور آج ہمیں احرار سے بھی یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ہم نرم طبائع رکھتے ہیں۔ فسادی نہیں ہیں لیکن

تمہاری ایک ایک قربانی کے مقابلہ میں ہم دس دس

پیش کر کے بھی خوش نہیں ہونگے۔ ہم اس وقت تک آرام کا سانس نہیں لیں گے۔ جب تک کہ تم لوگ یا تو توبہ نہ کر لو۔ اور یا پھر تمہارے نظام کو ہم دنیا سے فنا نہ کر دیں اور تمہاری پارٹی کو توڑ نہ دیں۔ ہمارے آرام کی اب

دو ہی صورتیں

ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم مومن بن جاؤ اور دوسری یہ کہ تم پراگندہ ہو جاؤ۔ اور آج ہمیں منافقوں سے بھی صاف الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ہم ہر اس دل کو جس میں

سلسلہ کے خلاف میل

ہوگی مسل دیں گے۔ خواہ بوجہ اس کے کہ وہ ہمارا دوست یا رشتہ دار تھا۔ ہمارا اپنا دل بھی ساتھ ہی مسلا جائے۔ ہمیں اپنے بیوی بچوں۔ والدین۔ بہنوں بھائیوں اور دوستوں رشتہ داروں سے بھی کہہ دینا چاہیئے کہ تمہارے ساتھ ہمارے تعلقات اسی صورت میں رہ سکتے ہیں۔ کہ تم

دین کے لئے مصائب کی آگ

میں ہم سے پہلے کود جاؤ۔ اور کہو کہ یہ آگ نہیں جنت ہے۔ لیکن اگر تم قربانیوں کے رستہ میں ہمارے لئے روک بنو گے تو تمہارے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ حکومت سے کہدو کہ ہم خیر خواہ اور امن پسند ضرور ہیں۔ مگر یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ سلسلہ کی عزت کو کم کیا جائے۔ اور سب سے لیکن کھول کر حکومت کو یہ سنا دو۔ کہ ہم سے یہ امید نہ رکھی جائے۔ کہ ہم

سلسلہ کی بے عزتی

حکام کے ہاتھوں ہوتی دیکھیں۔ اور پھر بھی جی ہاں جی ہاں کہتے ہوئے سر جھکائے رکھیں۔ ہم سے یہ کبھی نہ ہو سکیگا۔ مسلمانوں سے کہدو کہ تمہارے لئے ہم ہمیشہ قربانیاں کرتے آئے ہیں اور کرتے رہینگے۔ لیکن یہ کبھی نہ ہوگا۔ کہ احمدیت میں اس وجہ سے کوئی کمزوری آنے دیں جس دن تم احمدیت کے خلاف تلوار اٹھاؤ گے۔ اس دن بس دو ہی صورتیں ہمیں مطمئن کر سکینگی۔ یا تو یہ کہ تم ایمان لے آؤ۔ اور یا پھر یہ کہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جاؤ۔ منافقوں کو اچھی طرح سن لینا چاہیئے کہ ان کے بارے میں ہم

کوئی نرمی یا کمزوری

اختیار نہیں کرینگے۔ ان کا ہم سنگدل انسان کی طرح مقابلہ کرینگے۔ اور ان کی تباہی ہمارے لئے عید کا دن ہوگا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے۔ کہ

سلسلہ کے لئے قربانیاں

کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر اخلاص۔ انصاف۔ اور عدل پیدا کرے۔ تا ہم جنگ کی حالت میں کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جس سے سلسلہ بدنام ہو۔ ایک طرف ہمیں حکومت سے وفاداری کو قائم رکھنے اور دوسری طرف

سلسلہ کی عظمت و وقار

کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ مسلمانوں سے ہمیں دوستی کرنیکی توفیق دے۔ مگر یہ بھی توفیق دے۔ کہ ہر اس آنکھ کو جو احمدیت کو ٹیڑھی نظر سے دیکھے۔ پھوڑ ڈالیں۔ وہ ہماری کمزوریوں۔ جہالتوں۔ اور غفلتوں کو دور کر کے نیک خادم دین مخلص اور سچا مومن بنا دے۔ اپنے دین کے رستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہم اپنے عہدوں کو پورا کرنیوالے ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اشتہار نمبر ۱ — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

طبّی دُنیا کے لئے بے نظیر مژدہ

بے نظیر اور کامل طب کی دریافت ہر مرض کا کامل اور یقینی علاج

ناظرین کی اطلاع کے لئے اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ جناب غازی نذیر احمد صاحب برق پریذیڈنٹ احمدیہ سولر سوسائٹی قادیان نے حصولِ علم کے روحانی وسائل سے کام لیتے ہوئے ایک نئی طب دریافت کی ہے۔ جو ہر پہلو سے بے نظیر اور ہر طرح سے اکمل وافضل ہے۔ اس کا نام انہوں نے قرآنی طب رکھا ہے۔ یہ طب اپنے اصولوں۔ جملہ تفصیلوں اور ادویات وغیرہ کے لحاظ سے بالکل جدید اور بہت ہی سہل ہے۔ گو علاجِ شمسی کی طرح اس کو بھی سورج اور رنگوں سے واسطہ ضرور ہے۔ لیکن اصل و فرع وغیرہ امور کی حقیقت کے لحاظ سے یہ طب بالکل اور چیز ہے۔ نیز اس کا حلقہ ادویات علاجِ شمسی کے ۵ نمبروں کی بجائے مستقل طور پر ۴۰ ۲ نمبروں تک اصولاً اور ۴۰ ۸ لاکھ نمبروں تک تفصیلاً وسیع ہے۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ اسکی ہر دوا قدرتی ہے۔ اور حد سے زیادہ کم خرچ اور معجزانہ طور پر زود اثر ہے۔ مثال کے طور پر ناظرین کی خدمت میں مندرجہ ذیل اشیاء کو پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ضرورت مند دوست ان سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرینگے۔ انشاء اللہ۔

لوشن نمبر ۱۔ یہ دائیں آنکھ کی ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ صبح اور شام کو دو تین قطرے ڈالئے۔ قیمت فی شیشی ۴؍ (دو آنہ)

" **نمبر ۲۔** یہ بائیں " " " " ہے۔ " " " " " " ۴؍ (" ")

" **نمبر ۳۔** یہ دائیں کان کی ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ صبح اور شام کو دو تین قطرے ڈالئے۔ قیمت فی شیشی ۴؍ (" ")

" **نمبر ۴۔** یہ بائیں " " " ہے " " " " " " ۴؍ (" ")

ناظرین یہ امر بھی یاد رکھیں۔ کہ اس طب کے مطابق میں ہر روز ہر قسم کے مریضوں کا مفت علاج کرتا ہوں بشرطیکہ وہ غریب ہوں۔ امراء سے ایک پیسے لیکر چار پیسے تک فی خوراک دوائی کی قیمت لیتا ہوں۔ پس مریضوں کو چاہئے۔ کہ شفاخانہ میں تشریف لاکر اس نئی اور بہت ہی سہل طبِ کامل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ (انعام) دائیں اور بائیں آنکھ کیلئے دو سُرمے بھی تیار ہیں۔ ہر ایک کا نرخ عہ فی تولہ ہے۔ احباب ضرور تجربہ کریں۔

(خادم الناس) خاندانی حکیم چوہدری ہدایت اللہ نور احمدی ناظم برقی شفاگھر قادیان (پنجاب)

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے عہ کر دی ہے۔

تاکہ ضرورت مند احباب آسانی سے فائدہ اُٹھاسکیں اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی ضعفِ جگر یا معدہ۔ یرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا۔

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔ بانجھ پن۔ اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ناہواری خرابی، قلت خون اور درد کو دور کرکے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

بیکاروں کیلئے زرّیں موقعہ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کو ایسے محنتی اور دیانتدار تعلیم یافتہ اشخاص کی ضرورت ہے جو کہ معقول کمیشن پر کمپنی کے حصص فروخت کا کام کریں۔ جو دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیں وُہ فی الفور اپنی درخواستیں بوساطت مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کمپنی کو بھجوادیں۔ شرائط کا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت یا زبانی کیا جاسکتا ہے۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

دُنیا کی زبان پر تو موتی سرمہ ہی ہے

کس نمی گوید کہ دوغ من ترش است۔ یہ ایک مشہور ضرب المثل ہے اسلئے اگر میں اپنی چیز کی تعریف کروں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ دیکھئے لوگ موتی سرمہ کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر تالیف وتصنیف تحریر فرماتے ہیں کہ

"مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز آچکی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز تک استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اسلئے دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی آپ کے اس سرمہ کی خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اُٹھاسکیں۔"

بلاشبہ آج دُنیا مانتی ہے کہ موتی سُرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ لہٰذا آپ کو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مغالطہ میں پڑ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کفِ افسوس ملیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جوانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور، زور آور کو شاہ زور بنانا بس اس اکسیر کا ہی کام ہے۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے، محصول ڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کی ہی سفارش فرماتے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور اُنہیں اس اکسیر سے غیر معمولی فائدہ ہوا جس کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۰ جون - سرکاری حلقوں میں زبردست افواہ ہے - کہ سلور جوبلی فنڈ کا بقایا ہے حصہ زلزلہ زدگان کوئٹہ کی امداد پر صرف کیا جائے گا - غالباً ایک ٹریبونل بھی بنایا جائے گا - جو پسماندگان زلزلہ کی کھوئی ہوئی جائداد کی بحالی کے مسئلہ پر غور و خوض کرے گا -

شملہ ۹ جون - ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار و ڈاک نے اعلان کیا ہے - کہ کوئٹہ میں عام تار بھیجنے کی اجازت دیدی گئی ہے

شملہ ۱۰ جون - مسٹر بی - این سٹینگ آئی - سی - ایس فوجی مشیر مالیات کو امداد مجروحین و سامان کی حفاظت کے لئے زلزلہ کمشنر مقرر کیا گیا ہے - ان کا ہیڈ کوارٹر شملہ میں ہوگا - مگر وہ ادہر ادہر دورہ کرتے رہیں گے - حکومت ہند نے کرنل راشل کو پبلک ہیلتھ کمشنر مقرر کیا ہے - جو اس امر کی طبی نقطہ نگاہ سے رپورٹ پیش کرینگے کہ کوئٹہ میں دبے ہوئے مال و اسباب کو نکالنے کا کام کب شروع کیا جائے -

کراچی ۱۰ جون - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ لورا اور بریوری کے درمیان کوئٹہ سے پانچ میل جنوب مغرب کی طرف ایک نیا کوئٹہ بسایا جا رہا ہے اور وہاں سرکاری عمارات کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے - جب تک یہ شہر آباد نہیں ہو جاتا ویسٹرن کمانڈ کے دفاتر کراچی لائے جا رہے ہیں - کوئٹہ میں ابھی تک روزانہ تین یا چار بار زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس کئے جاتے ہیں - تباہ شدہ کوئٹہ کے نواح میں جو سلسلہ کوہ ہے اس پر زلزلہ کا بہت بڑا اثر ہوا ہے - بڑے بڑے پتھر جن میں سے ہر ایک کا وزن ہزاروں ٹن ہوگا لڑھک کر وادیوں میں آ پڑے ہیں عمارات کو جو نقصان پہنچا ہے - گو اس کے متعلق صحیح اندازہ لگانا اس وقت مشکل ہے - لیکن عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ کروڑہا روپے کا نقصان ہوا ہے - سول آبادی میں سرکاری عمارتوں کا جو نقصان ہوا اس کا اندازہ ۸۰ لاکھ روپے لگایا جاتا ہے اور ریلوے کے نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ ہے - فوجی عمارات کے نقصان کا اندازہ ان سے کئی گنا زیادہ ہے - کوئٹہ میں از سر نو کھدائی کا کام ابھی دوبارہ شروع نہیں کیا گیا - کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو لوگ زندہ بچ رہے ہیں - ان کی زندگیوں کو محفوظ رکھنا اور وبائی امراض کے پھوٹ نکلنے کو روکنا جائدادوں کو کھود نکالنے سے زیادہ اہم اور ضروری ہے - ملبہ میں سے جائدادوں کو نکالنے کا کام اس وقت تک معرض التوا میں رکھا جائے گا جب تک کہ بدبو دور نہیں ہو جاتی - اگر کوئٹہ کو دوبارہ آباد کیا گیا - تو یہ قرین مصلحت خیال کیا جاتا ہے کہ تمام عمارتیں زلزلہ پروف بنائی جائیں - لیکن اس قسم کی عمارتوں پر پچاس فی صدی زیادہ خرچ آتا ہے -

شملہ ۱۰ جون - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ماہ جون کے اختتام سے پیشتر ایسٹرن کمانڈر کا ہیڈ کوارٹر کوئٹہ سے کراچی منتقل کر دیا جائے گا -

شملہ ۱۰ جون - زلزلہ سے پہلے عام طور پر کوئٹہ میں ۱۷۰ تار روزانہ بھیجے جاتے تھے - مگر زلزلہ کی خبروں کی وجہ سے یکم جون سے ۷ جون کے درمیان ۱۴ ہزار تار کوئٹہ بھیجے گئے - ان میں سے ۱۱ ہزار تار تو ڈیلور کر دئے گئے - مگر تین ہزار ڈیلور نہیں کئے جا سکے - کیونکہ جن اشخاص کے نام ہیں ان کا کوئی پتہ نہیں ملتا -

قلات میں ہلاک شدگان اور زخمیوں کے متعلق جو تازہ ترین قابل اعتبار ذرائع سے اطلاع ملی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۹۰۰ ہلاک اور ۵ ہزار زخمی ہوئے ریاست کے زلزلہ زدہ رقبہ میں دس ہزار آدمیوں کی آبادی تھی -

لنڈن ۹ جون - لارڈ زٹلینڈ کے وزیر ہند مقرر ہونے پر شملہ میں بہت حیرت کا اظہار کیا گیا ہے - کیونکہ اخبارات کی شائع شدہ قیاس آرائیوں میں ان کا نام نہیں تھا - جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے نئے وزیر ہند ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کے زبردست حامی ہیں - اگر ان کے اور ان کے پیشرو سر سیموئیل ہور میں کوئی فرق ہے تو یہ کہ نئے وزیر ہند کا ہندوستان کے متعلق رویہ قدرے زیادہ فراخ دلانہ ہے -

ناگپور ۹ جون - متواتر بیس منٹ تک بجلی کی کڑک کے ساتھ موسلا دھار بارش ہوتی رہی - زبردست ژالہ باری بھی ہوئی جس کے نتیجہ کے طور پر متعدد جھونپڑیاں گر پڑیں -

لاہور ۱۰ جون پولیٹیکل افسر دربار بہاولپور نے اعلان کیا ہے کہ ریاست میں ہندو مسلم تصفیہ کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہو چکی ہے - جس نے اپنا کام اور نفس معاملہ کے ہر پہلو کی جانچ پڑتال شروع کر دی ہے -

لاہور ۱۰ جون - این - ڈبلیو ریلوے یونین کی طرف سے جو لوگ کوئٹہ گئے تھے وہ واپس آ گئے ہیں - ان کا بیان ہے - کہ کوئٹہ میں ایک مکان بھی نہیں بچا - ملبہ کے ڈھیر کے سوا وہاں کچھ نظر نہیں آتا - مکانوں کے مالک بھی اپنے مکانوں کی صحیح جگہ نہیں بتا سکتے - تقریباً تیس ہزار لاشیں ابھی تک ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں - شہر خالی کرا دیا گیا ہے - اور اس وقت فوج کے سوا سرکاری حکام ہی کوئٹہ ٹھہرے ہوئے ہیں مجروحین کو بلوچستان سے باہر مختلف ہسپتالوں میں بھیجدیا گیا ہے - اور تھوڑے سے جو باقی ہیں - انہیں بھی ایک دو دن میں بھیج دیا جائے گا - فوجی حکام بھی اپنے افسروں کو کراچی بھیج رہے ہیں - چند روز تک کوئٹہ کلیتہً خالی ہو کر نہایت ڈراؤنی شکل پیش کرے گا -

کراچی ۹ جون - یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ دو ماہ تک کوئٹہ کے رقبہ کے صاف ہونے اور کھدائی کا کام مکمل ہونے کی امید کی جاتی ہے

لاہور ۱۰ جون - کوئٹہ کے شدید مجروحین سے بھری ہوئی دو ایمبولینس ٹرینیں جن میں ۳۴۷ زخمی تھے - لاہور پہونچیں - جس وقت زخمیوں کو گاڑی سے سٹریچروں کے ذریعہ اتارا جا رہا تھا - رقت انگیز منظر آنکھوں کے سامنے تھا - بہت سے لوگ زخمیوں کی حالت دیکھ دیکھکر آنسو بہا رہے تھے - اور کہتے تھے - کہ چین اور جاپان کے زلزلوں کی خبروں میں سنتے تھے - کہ چالیس ہزار آدمی ہلاک ہوئے - یا پچاس ہزار - لیکن کوئٹہ میں جس قدر نقصان ہوا - اس کی نظیر ساری دنیا میں نہیں ملتی *

احمد آباد ۸ جون - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ہند نے مہاراجہ الور سے تمام پابندیاں ہٹا دی ہیں - اور وہ اب ریاست کی حدود میں رہ سکیں گے - لیکن انہیں اختیار نہ ہوگا کہ ریاست کے نظم و نسق میں دخل دے سکیں ریاست کا انتظام انہی افسروں کے ہاتھ رہے گا - جنہیں حکومت ہند مقرر کرے گی -

سکندرآباد ۹ جون - حیدرآباد میں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے - آتشزدگی اور لو لگنے کے کئی حادثات ہو چکے ہیں - سایہ میں درجہ حرارت ۱۱۴ تک پہونچ چکا ہے - ٹرل میں لو لگنے کی وجہ سے چار موتیں ہوئیں -

امرتسر ۹ جون - کل امرتسر اور لاہور کی سڑک پر ایک لاری جبکہ لاہور سے امرتسر آ رہی تھی - ایک درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی - جس سے تین آدمی ہلاک اور ۱۳ شدید مجروح ہوئے - مجروحین میں سے بہت کم آدمیوں کے بچنے کی امید ہے

شملہ ۹ جون - ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار نے اعلان کیا ہے کہ کوئٹہ - مستونگ اور قلات کے حالات کے پیش نظر اور اس حقیقت کی موجودگی میں کہ وہاں کے لوگوں کے پاس کارڈ و ٹکٹ خریدنے کے لئے پیسہ نہیں رہا - تمام خطوط خواہ وہ ہندوستانی مقامات کے لئے ہوں یا غیر ممالک کے لئے اور خواہ وہ ہوائی ڈاک میں جانے والے ہوں بلا ٹکٹ بھیجے جا سکیں گے -

لنڈن ۹ جون - برطانی کونسل نے یہ حکم نافذ کیا ہے کہ ۱۵ جون سے برٹش چاندی سے کسی ملک کو سوائے چین کے کوئی نقرئی سکہ جو چین کی ٹکسال میں بنا ہو نہیں بھیجا جائیگا

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی